قیمت سالانہ تین روپے (سے)　　　　رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۶۴	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۸ فروری ۱۹۱۸ء	نمبر ۶

گلدستۂ اخبار

یونانی فوجوں میں بھی بد امنی پھیل رہی ہے۔

حال ہی میں اٹلی کے چار شہروں پر جرمن ہوائی جہازوں نے حملے کئے اور ایک شہر میں سویلین ہسپتال پر بم پھینکے۔ کل ۱۸ وارداتیں ہوئیں۔

جرمنی اپنے جنگی قیدیوں کو ایسی جگہ میں رکھتے ہیں جہاں ہر قسم کا خطرہ بالخصوص ہوائی جہازوں کے حملوں کا ہو۔

ابتدائے جنگ سے لے کر آج تک ۲۰۰ ہزار جنگی مرد عورتیں اور بچے جرمن آبدوز کشتیوں اور ہوائی جہازوں سے ہلاک ہوئے۔

چین میں بھی پلیگ کا زور ہو رہا ہے۔ اس کی انسداد کی از حد کوششیں ہو رہی ہیں۔

ہالنڈ میں بھی ہڑتال ہو رہی ہے مگر کسی قسم کی فکر کی بات نہیں ہے۔

جرمنی میں ہڑتال بہت کم ہوتی جاتی ہے بلکہ بعض جگہوں میں اس کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

انگریزوں نے جو آبدوز کشتیوں کو غرق کرنے کی نئی ایجادیں کی ہیں ان سے جرمن بہت گھبرا رہے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ انگریز جہاز ایسی تیز روشنی استعمال کرتے ہیں کہ آبدوز کشتیوں کو ان جہازوں کی دوری قد و قامت، تیزی، رفتار وغیرہ کسی صورت سے معلوم ہی نہیں ہو سکتی۔

تارپیڈو کشتیوں کے مستولوں پر ایسی تصویر کھینچ جاتی ہے کہ گویا کہ وہ مصور ہیں۔

جرمنی کے اخبارات کہہ رہے ہیں کہ آبدوز کشتیوں کی کوشش ناکام ثابت ہوئی ہے۔

اتحادیوں کے سامان مہیا کر دینے کے سبب سے یونان کی فوج کی حالت بہتر ہو گئی ہے۔ اب وہ نقل و حرکت کے لئے تیار ہے۔

فرانس کے شہر مونس میں ایک کارخانہ میں آگ لگ جانے اور تصادم سے ۱۰ آدمی ہلاک اور ۳۰ مجروح ہو گئے

اتحادی فوجیں یروشلم کی شمال کی جانب اور جیریکو کی گرد و نواح میں بڑھ رہی ہیں۔

آور ڈے فنڈ میں احاطہ بنگال نے ۴۴ لاکھ روپیہ دیا۔ مگر صوبجات متحدہ نے ۱۶ لاکھ روپیہ دیا۔

کلکتہ کے پریزیڈنسی کالج کے پروفیسر ریبھو وت شاستری ایم اے وغیرہ کی بیوی کو کلکتہ کے گورنمنٹ سنسکرت کالج کے پنڈتوں نے بھارتی کا خطاب اور ڈپلوما دیا ہے مبارک

اس سے پہلے یہ خطاب اور ڈپلوما ۶ برس ہوئے کہ ایک فرانسیسی لیڈی کو ملا تھا جو سنسکرت مطالعہ مکمل کرنے کے لئے یہاں آئی تھی

مغربی میدان میں جرمنوں کے اسوقت ۱۸۰ ڈویژن ہیں جن میں سے ۱۱۵ خط مدافعت پر ہیں۔

تار برقیات

دشمن کی آئندہ کوششیں

لندن ۲ فروری ۔ واشنگٹن سے وارسکرٹری نے ہفتہ وار ریویو میں اعلان کرتا ہے کہ امریکن فوجیں اصل جنگی محاذ پر حصہ لے رہی ہیں ۔ قوم کو متنبہ کیا گیا ہے کہ جرمنی میں کاریگروں کی بد امنی کی وجہ سے ڈھیل نہ پڑ جائے ۔ اور اپنی جنگی تیاریاں بدستور جاری رکھے ۔ باوجود ان رپورٹوں کے جو دشمن جرمنی کی بڑھتی ہوئی طاقت کی بابت پھیلا چھوڑی ہیں اتحادیوں نے مغربی محاذ پر لا انتہا فوج اور سامان جنگ جمع کر رکھا ہے ۔

جن لڑائیوں میں اب تک امریکن شریک ہوئے ہیں وہ اولے قسم کی ہیں ۔ مغربی محاذ پہ دشمن خوب جتا جا رہا ہے ۔ جبکہ بدیہی ثبوت اس امر کا موجود ہے کہ دشمن نے مشرقی رزمگاہ سے فوجیں ہٹالی ہیں ۔ اور دوسرے محاذوں سے فوجیں شمار مغربی محاذ پر لا رہا ہے ۔ باوجود اس کے اس بات میں کچھ بھی شک نہیں ہے کہ اتحادیوں کے پاس اب سے بھی زیادہ اور عمدہ سپاہ اور سامان جنگ موجود ہے ۔

مغربی رزمگاہ

لندن ۴ فروری ۔ امیر البحر اعلان کرتا ہے کہ کل ہمارے ہوائی جہازوں کے بیڑہ نے بٹاؤ کے ہوائی جہازوں کے سٹیڈ پر بم کے گولے پھینکے ۔ ہم نے دشمن کا ایک ہوائی جہاز نیچے اتار لیا اور دو کو بھگا دیا ۔ ہمارے دو جہاز گم ہیں ۔

لندن ۴ فروری ۔ ایک برطانوی مراسلہ راوی ہے ہم نے ہیکرٹ کے مشرق میں دشمن کی خندقوں پر یورش کی ۔ لینس اور گاڈریلی کے شمال مشرق میں مخالف کی گولہ باری ہوتی رہی ۔

لندن ۴ فروری ۔ فرانسیسی سہ پہر کا مراسلہ راوی ہے کہ گزشتہ رات توپخانہ کی تیاری کے بعد جرمنوں نے فریز نیر کے مغرب کے قطعہ دائرہ میں حملہ کرنے کی کوشش کی مگر بہ آسانی پسپا کر دیے گئے ۲۱ اور ۳۱ جنوری کے درمیان تیرہ دشمن کے ہوائی جہاز نیچے اتار لئے گئے ۔ اور چند دوسرے ہوائی جہاز سخت مجروح ہو کر اور بے بس ہو کر اپنی ہی لائینوں پر جا گرے ۔

لندن ۴ فروری ۔ آج رات کا فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ آئیسن کے شمال میں علاقہ شامپئن میں ارگون میں ۔ اور السس بالائی میں دونوں طرف سے سخت گولہ باری ہوتی رہی ۔

لندن ۴ فروری آج رات کے مراسلہ میں سر ڈگلس ہیگ کہتا ہے کہ ہاونکورٹ کے شمالی مورچہ پر دشمن نے یورش کرنے کی کوشش کی مگر بھاری نقصان اٹھا کر واپس ہو گئے ۔ آرمنٹرز کے ایک شمالی مورچہ پر ایک اور پارٹی نے حملہ کیا ۔ ہمارے پانچ آدمی نہیں ملتے ۔ ہاونکورٹ کے مشرق لینس کے شمال کے متفرق مقامات پر ہم ۱۲ ٹن بم کے گولے پھینکے ۔ دشمن کے پانچ ہوائی جہاز نیچے اتار لئے اور پانچ بھگا دیئے ۔ ہمارا ایک جہاز نہیں ملتا

لندن ۵ فروری ۔ اس سہ پہر کا سر ڈگلس ہیگ کا مراسلہ راوی ہے کہ ہم نے فلیر بے پر اور پیرس سٹیشن ریلیف پر گزشتہ رات کامیاب حملہ کیا ۔

جرمنی پر یورشیں

لندن ۵ فروری ۔ مسٹر میکفرسن نے ہاؤس آف کامنز میں کہا کہ جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن حکام جنگ کے افسر قیدیوں کو خصوصاً ایسے مقامات پر رکھتے ہیں جہاں ہوائی یورشوں کا اندیشہ ہو ۔ اسی قسم کے عمل پر انگلستان میں غور و فکر ہو رہا ہے ۔

اطالوی کامیابی

لندن ۳۱ جنوری ۔ مسٹر وارڈ پرائس کہتا ہے کہ اطالوی محاذ پر جنگ کی نہایت عمدہ صورت یہ ہے کہ ہوائی جہاز وہاں بہت اعلےٰ کام کر رہے ہیں ۔ اطالوی ۔ فرانسیسی اور برطانوی فوجوں نے دشمن کے بارہ جہازوں کو پہاڑوں کی چٹانوں پر گرا کر چکنا چور کر دیا

لندن یکم فروری ۔ ایک اخبار کا نامہ نگار رپورٹ دیتا ہے کہ اطالوی جارحانہ حملہ نے دشمن کو اس وقت سراسیمہ کر دیا جبکہ وہ حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے ۔ ۲۹ جنوری تک اندازہ لگایا گیا ہے کہ دشمن کے ہلاک اور مجروح شدہ کی تعداد ۶ ہزار تک پہنچ گئی ہے ۔

یونانی فوج کی تیاری

لندن یکم فروری ۔ ٹائمز کا لندن نامہ نگار کہتا ہے کہ یونانی فوج کی نقل و حرکت بہت جلد ہونے والی ہے ۔ اور چونکہ اتحادیوں نے ہر قسم کا سامان بہم پہنچا دیا ہے ۔ اسلئے ملک کی حالت بہت ہی اچھی ہو گئی ہے ۔

فلسطین میں پیشقدمی

لندن ۳ فروری ۔ فلسطین سے آیک سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ یروشلم سے شمال کی جانب اسلطیب کی نواح میں تھوڑے سے آگے بڑھ گئے ہیں ۔ ہم نے ۱۰ جنوری میں دشمن کے ۱۳ ہوائی جہاز ہلاک کر دیے ۔



ایڈیٹوریل نوٹس

کامیابی اور ناکامیابی

تجربہ ہم کو بتاتا ہے کہ ناکامیابی ہمیشہ ناکامیابی نہیں ہوا کرتی۔ اور نہ ہی دُکھ ہمیشہ دُکھ ہوتے ہیں۔ اسی طرح کامیابی بھی ہمیشہ کامیابی نہیں ہوا کرتی اور نہ ہی سکھ ہمیشہ سکھ ہوتے ہیں۔ کیونکہ دنیاوی اسباب سے جو اکثر ہمارے گردوپیش واقعہ ہوتے رہتے ہیں اچھے اور نیک نیتی کے کاموں سے بظاہر ناکامیابی اور دُکھ پیدا ہوتے ہیں اور بُرے اور بدنیتی کے کاموں سے بظاہر کامیابی اور سکھ پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن فرق دونوں میں عارضی ہوتا ہے اور آخر میں ان کے نتائج برعکس ہوتے ہیں۔ خصلت یا کیرکٹر میں ہمیشہ ایک ایسی طاقت اور قدرت ہوتی ہے کہ اگر آدمی اُس ناکامیابی اور دُکھ کو جو اچھے کاموں اور نیک نیتی اور صاف گوئی سے پیدا ہوتے ہیں صبر اور خوشی کے ساتھ برداشت کرے۔ تو آخرالامر وہی ناکامیابی اور دکھ کامیابی اور سکھ کا خوشنما اور مسرت انگیز چہرہ دکھاتے ہیں۔ خداوند مسیح کے فرمودہ کے مطابق ہمارا غم خوشی سے بدلجاتا ہے یا یہ الفاظ دیگر وہی غم خوشی بنجاتا ہے۔ لیکن خصلت کی کمزوری جس سے آدمی ناواجب طور پر کامیابی اور سکھ حاصل کرتا ہے آخر کار اُس کو ناکامی اور دکھ کا منحوس چہرہ نظر آجاتا ہے۔ سچا مرد یا عورت وہ ہے جو کسی قسم کی مصیبت کو جو اُس پر نیک اور نیک نیتی اور سچائی کے کاموں اور باتوں کے سبب سے پڑتی ہے اُس کو ابتدا انسبات کی سمجھتا ہے کہ اُس سے کوئی نہ کوئی اعلیٰ اور مفید نتیجہ ضرور نکلیگا ایسے اشخاص کے لئے اُس کی موجودہ عارضی ناکامیابی اور دکھ اُس کی آئیندہ کامیابی اور سکھ کی راہ تیار کردیتے ہیں پس جب دنیاوی خواہ روحانی باتوں میں ہم پر مصیبت آئے اور ہمیں ناکامی اور دُکھ کا منحوس چہرہ نظر آئے اور ہماری ضمیر کسی امر میں ہمیں الزام نہ دے تو ایسی حالت میں ہمیں صبر اور بردباشت کے ساتھ خدا پر توکل رکھکر اپنی خصلت کا ضرور لحاظ رکھنا اور اُسے بدلنا نہ چاہئے۔ بلکہ اُس کو ہمیشہ نیک اور مفید اور پسندیدہ بنائے رکھنا چاہئیے کیونکہ ایسی حالت میں فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور وہ فیصلہ کبھی غلط یا نقصان رساں نہیں ہوتا۔

روحوں کو بچانے میں کیا خرچ ہوا۔

ایک امریکن اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۱۶ء میں ایک شخص کو مسیح پاس لانے میں پرسبیٹرین کلیسیا کو ۲۶ ڈالر اور ۷۱ سینٹ خرچ کرنا پڑا ہے (ڈالر تین روپیہ ۲ ار وسینٹ دو پیسہ کا ہوتا ہے) یعنی ۸۱ روپیہ ۱۴ خرچ ہوا۔ غیر مسیحی ممالک میں ۹۴۵۰۰ آدمیوں کو مسیح پاس لانے میں ۲۵۲۵۳۷۶ ڈالر صرف ہوئے یہ اُس رپورٹ کا بیان ہے جو گذشتہ سال ۱۹۱۶ء میں پرسبیٹرین بورڈ آف فارن مشنز نے شایع کی تھی۔ مگر اس رقم میں وہ روپیہ بھی شامل ہے جو غیر ممالک میں تعلیمی کاموں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں۔ عمارتوں کی تعمیر اور مرمت اور دیگر سامانوں پر خرچ ہوا۔ ان نو مریدوں کی تعداد تو درج رجسٹر ہو گئی ہے مگر اس امر کی تعداد اور شمار نہیں بتایا گیا کہ مشن سکولوں میں کس قدر طلبا کے دل روشن ہو گئے ہیں اور نہ ہی یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہسپتالوں میں کتنی جانیں بچائی گئیں ہیں۔ قطع نظر اس نیکی اور بھلائی کے جو ان زیادہ تر مادی طریقوں سے کمال کو پہنچائی گئی ہے۔ صرف یہی تسلیم کرلینا بہتر ہے کہ ایک ہی روح کے بچانے میں ۲۶ ڈالر ۷۱ سینٹ کا خرچ ہو جانا بہت ہی ارزاں قیمت ہے

مسیحیت کے اثرات کے بارے میں جاپان کے وزیر مال کی رائے

جاپان کا وزیر مال اس سوال کے جواب میں کہ "مسیحیت جاپان کے لئے کیا لائی ہے"۔ کہتے ہیں کہ پہلے تو مذہب عیسوی خیالات کی وسعت۔ بین الاقوامی احساس اور برادریت لایا ہے۔ البتہ تجارت سے بھی یہ کام کسی درجہ تک تکمیل کو پہنچا ہے۔ مگر تجارت اپنے ہی نفع کی تلاش کرتی ہے۔ جبکہ مسیحیت ہمیشہ بے غرض رہی ہے اور خصوصی نفع سے علیحدہ ہی رہی ہے مسیحیت اور بہت سی چیزیں لائی ہے۔ مثلاً لوگوں کے سوسائیٹی کے حقوق کی تعریف۔ انتظام۔ جاگیرداری اس ملک میں مدت سے رہا ہے اور اسی کے ساتھ خاندانی انتظام جو ابتک موجود ہے ہمارے خاندانی سسٹم میں بہت سی عمدہ باتیں ہیں۔ ہماری سلطنت کی ترکیب کی بنا ہی اسی امر پر ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے اس سے ہمارے لوگوں کے خیالات کسیقدر تنگ ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک شخص یہ دیکھے گا کہ جب ہمارا نجی اخلاق جاپان میں بہت ہی اعلےٰ ہے تو اخلاق عامہ بالمقابل نجی کے اخلاق کے بہت ہی ادنےٰ درجہ کا ہے۔ جیسا کہ یورپ اور امریکہ میں لوگ اپنے ہمسائیوں کی پرواہ کرتے ہیں جاپان میں اس سے کم کہیں پڑوسیوں کی پرواہ کی جاتی ہے۔ ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ ہمارے مکانات ایک دوسرے سے کیسے علیحدہ اور مستقل ہیں۔ ان کے درمیان کوئی مشارکت پائی نہیں جاتی۔ اور کس طرح سے لوگ ریلوے ٹرینوں میں دوسروں کے حقوق اور آسائش سے بے پرواہ ہو کر سو رہتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں میں پبلک سپرٹ کا مادہ ہی نہیں ہے۔

جاپان میں خاندان خاندان سے بالکل علیحدہ ہے اور گھر کی رہائش پڑوسیوں کی رہائش سے بذریعہ ایک مضبوط احاطہ کے علیحدہ ہے۔ مگر انگلستان اور امریکہ میں یہ حالت نہیں ہے۔ ہمارے محلوں کے اردگرد کھائیاں اور خندقیں ہیں۔ مگر بکنگھم یا وائٹ ہاؤس میں ایسا نہیں ہے۔

مستورات کی حیثیت سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے یہ بھی اکثر مسیحیت کا اثر ہے۔ ہر شخص جاپان میں دنیا کے اخلاق کے عمدہ ترین نمونے پا سکتا ہے مگر عام جلسوں میں اور جگہوں میں مستورات کی ایسی تعظیم اور عزت نہیں کیجاتی جیسی کہ مغرب میں۔ دراصل مستورات کی حالت میں ترقی کی موجودہ تحریک ایسی تیز ہے کہ ہم اُن کو ہوشیار ہونے کی رغبت دلاتے ہیں۔ میں شخصی طور پر یہ یقین نہیں کرتا کہ یہ تحریک ایسی تیزی کے ساتھ رواں رہے گی کہ اُس سے بڑے بڑے نقصان پیدا ہوں۔ ہماری مستورات کے اندر ایک زبردست اخلاقی میلان طبعی پایا جاتا ہے اور اُس کے بگڑ جانے کی امید نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ بعض عورتیں بہت ہی وسیع آزادگی کی خواہشمند ہیں۔ مگر اس معاملہ میں مسیحیت جو مستورات کی تحریک کے جوش کا باعث ہے وہ اس کو دبانا شروع کرتی ہے۔

جاپان میں مسیحیت کا خاصہ بدھ مت والوں پر فائق ہے } "مسیحی مذہب اس وقت بہتر تعلیم یافتہ لوگوں کے درمیان نہایت ہی نمایاں ترقی کر رہا ہے۔ البتہ ابھی تک اکثر مسیحی کسیقدر ادنےٰ جماعتوں میں سے ہوتے رہے ہیں۔ اب میں بدھ مت کے پروہتوں سے کہتا ہوں کہ اگر انہوں نے اپنے مذہب کو جاپان میں قائم رکھنا ہے تو وہ بہتر جماعت کے آدمیوں پر اپنا قبضہ کریں۔ اور اگرچہ مسیحیوں کا شمار نسبتہً تھوڑا ہے تو بھی مسیحی مذہب کا زور بدھ مت والوں کے زور سے بہت ہی زیادہ ہے۔

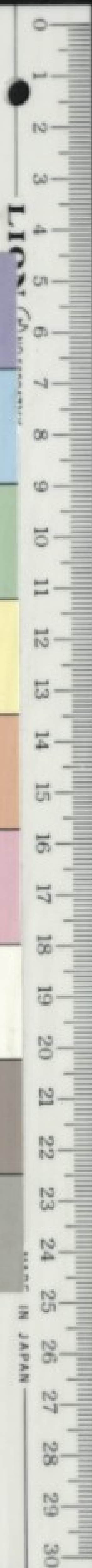
"ہمارے خاندانی سسٹم کی طاقت بعض لوگوں کو اُس سے دور کر دیتی ہے جو دوسری صورت میں مسیحیت سے کھچتا ہے۔ جاپان میں ہر ایک خاندان اپنے ہی غریبوں اور بیکسوں کی مدد کرتا ہے۔ اور اُن لوگوں کو بھی جو دور کا رشتہ رکھتے ہیں اپنے ہی خاندان کے ممبر سمجھتا ہے۔ اس لئے ذاتی خیراتی کام بڑی مقداروں میں کئے جاتے ہیں۔ مگر دوسرے ملکوں میں وہی خیراتی کام رفاہ عام کے لئے کئے جاتے ہیں۔ مثلاً متفرق جائے پناہ ہسپتالوں اور گرجوں پر خرچ ہوتا ہے۔ چونکہ ہمارے لوگ اپنے ہی خاندانی حلقہ سے باہر کسی کی مدد کرنا فرض نہیں سمجھتے ہیں۔ اس لئے بعض مسیحی کاموں کے لئے روپیہ فراہم کرنا اکثر مشکل ہوتا ہے۔

"جب کوئی شخص گورنمنٹ انسٹی ٹیوشنوں کا مشن سے مقابلہ کرتا ہے مثلاً کالج تو اُس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اول الذکر انسٹی ٹیوشن اعلےٰ درجہ کے ہیں کیونکہ اُن کی قائمی کے لئے بہت سا روپیہ ان کے پاس ہے۔ مگر جب کوئی شخص مشنری انسٹی ٹیوشنوں کو دیگر بج کے آرگنیزیشنوں کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ جو نیز ویسا ہی کام کر رہے ہیں جیسا مشنری انسٹی ٹیوشن کرتے ہیں تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ مشنری کام بہت ہی فائق اور اعلےٰ ہے۔ چنانچہ ٹوکیو کا دوشیشا بہت ہی عمدہ مدرسہ ہے۔

ہم مسیحیت کو جاپانی بنالیں گے } "بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ جاپان میں مسیحی مذہب کی عام مداخلت قدیم جاپانی حب الوطنی کی بنیاد کے لئے مہلک ہوگی۔ مگر میرا خیال اس سے متفرق ہے۔ ہم نے اپنی طول طویل تاریخ میں نئے خیالات کی درآمد کا بہت دفعہ تجربہ کیا ہے۔ مثلاً کنفیوشس ازم آیا۔ اس کے بعد بدھ ازم۔ اور اب مسیحیت آگئی۔ جب ہمارے مشرقی مذاہب اس ملک میں آئے تو ہم نے اُن کو جاپانی بنالیا۔ ہم نے ان میں سے عمدہ باتوں کو لے لیا۔ جاپان کا بدھ مت ہندوستان کے بدھ مت سے بنہایت درجہ خالص ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ہم مسیحی مذہب میں سے بھی عمدہ ترین باتیں لے لینے کے قابل ہونگے۔ ہم اس کو جاپانی بنالیں گے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ مسیحی مذہب جاپانی حب الوطنی کے لئے نہایت ہی مفید ہے اور ہوگا۔

"جب کہ ہم اس قابل ہیں کہ ہم نئے خیالات کو قبول اور ہضم کرلیں تب تک ہمیں مغربی ترقی سے کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہے۔ اور مسیحی مذہب کی بابت ہم سمجھتے ہیں کہ ہم سلطنت کے حق میں اُس کی قدر و قیمت کو اچھی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اور اُس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔" (دی یونائیٹڈ چرچ ہیرلڈ)

رسولوں کا عقیدہ } یہ عقیدہ چرچ آف انگلینڈ کے عقیدوں میں سے خاص ہے۔ ایمبروز بزرگ کا بیان ہے کہ "بارہ رسول ہنرمند کاریگروں کی حیثیت میں ہو کر فراہم ہوئے اور انہوں نے اپنی مشترکہ مشورہ کے ساتھ ایک کلید تیار کی یعنی عقیدہ جس کے ذریعہ سے شیطان کی تاریکی طشت ازبام کر دی گئی ہے تاکہ مسیح کا نور ظاہر ہو۔" اوروں نے قصہ بیان کیا ہے کہ ہر ایک رسول نے ایک ایک مسئلہ اس عقیدہ میں داخل



کیا - اسی سبب سے یہ عقیدہ بارہ مسائل میں منقسم ہے اور ایک سرمن میں جو مقدس آگسٹین سے منسوب کیا گیا ہے - اور لارڈ چانسلر کنگ نے اُس کا اقتباس کیا ہے - درج ہے کہ ہر ایک خاص مسئلہ ایک ایک خاص رسول نے داخل کیا ہے - اس طور پر کہ

"پطرس (۱) میں اعتقاد رکھتا ہوں خدائے قادر مطلق باپ پر -

"یوحنا (۲) جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے

"یعقوب (۳) اور اُس کے اکلوتے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح پر -

"اندریاس (۴) جو روح القدس سے پیٹ میں پڑا - کنواری مریم سے پیدا ہوا -

"فیلبوس (۵) پنطوس پلاطوس کی حکومت میں دکھ اُٹھایا - مصلوب ہوا - مر گیا - اور مدفون ہوا -

"توما (۶) عالم ارواح میں جا اُترا - تیسرے دن مُردوں میں سے زندہ ہوا -

"برتھولما (۷) آسمان پر چڑھ گیا اور خدائے قادر مطلق باپ کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا -

"متی (۸) جہاں سے وہ زندوں اور مردوں کا انصاف کرنے کو پھر آئیگا -

"حلفا کا بیٹا یعقوب (۹) میں اعتقاد رکھتا ہوں روح القدس پر - پاک کلیسیائے جامع پر

"شمعون زیلوتیس (۱۰) مقدسوں کی رفاقت گناہوں کی معافی -

"یعقوب کا بھائی یہوداہ (۱۱) جسم کے جی اُٹھنے

"متھیاس (۱۲) ہمیشہ کی زندگی پر - آمین" -

زندگی کی وحدانیت

جہاں ہم دنیا میں مختلف اشیاء کے اندر بہت سا افتراق دیکھتے ہیں وہاں اُن تمام اشیاء مختلفہ کے اندر اشتراک اور اتحاد بھی پاتے ہیں یعنی زندگی کا اشتراک اور وحدانیت - اس زندگی کی وحدانیت پر پروفیسر سر جے سی بوس صاحب کلکتہ نواسی نے حال ہی میں بمبئی کے اندر ایک لیکچر دیتے ہوئے یہ کہا ہے کہ جہالت تقسیم کرتی ہے اور علم واحد بناتا ہے - اُس کی زندگی میں اُس کو یہ بڑی برکت ملی ہے کہ وہ اُس بڑے اتحاد اور وحدانیت کا نظارہ دیکھے جو علم کی تمام شاخوں کو اور زندگی کے تمام اختلافات اور علیات کو ایک دوسرے کے ساتھ باہم متحد کر دیتی ہے ...... یہ ایک بڑی کٹھالی (سنار کے سونا چاندی گلانے کی) جس میں متفرق نسلوں کے علم کے کمالات گداز ہو گئے ہیں نہ صرف اُن لوگوں کے کمالات ہی جنہوں نے گزشتہ زمانہ میں اس ملک کو اپنا مسکن بنا لیا تھا بلکہ اور بہتوں کے بھی جو آئیں گے - اور اس ملک کو اپنا مسکن بنائیں گے - کیا ہندوستان نے سب پر بھروسہ نہیں کیا - اور سب کو خیر مقدم نہیں کہا؟ اور کیا وہ اپنے اس بھروسہ اور اعتماد سے دھوکا کھا جائیں گے؟ لیکچر دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہندوستانی تہذیب کے قیام کا کیا مقصد ہے؟ یہ تہذیب اعلان کرتی ہے کہ مادی تحصیلات سے نہیں بلکہ خیالات اور کمالات کو فیاضانہ طور پر پھیلا دینے ہی سے بنی نوع انسان کی حقیقی سلطنت قائم ہو سکتی ہے - یہ کہنا ضروری امر ہے کہ بیشک انسان اکثر بھول جاتا ہے کہ زندگی کی سکیم میں باہمی امداد اور مل کر کام کرنا مقابلہ سے کہیں بڑھ کر طاقتور ہے -

اس کے بعد نباتات کی زندگی کی تاریخ کا بڑی دلچسپ خیالوں سے بیان کرنے کے بعد لیکچرار صاحب نے کہا کہ جو تحدیاں نباتات اور حیوانات میں مابہ ظہورات کو ایک دوسرے سے جدا کرتی ہیں وہ اب جاتی رہیں - اور اس طرح زندگی کل بحر عظیم کے اندر جو ایک مشارکت پائی جاتی ہے اس سے ظاہری مغائرت جاتی رہی ہے - وحدانیت نے افتراق کو نگل لیا ہے"

بشارتی مہم

ہم نے کسی گزشتہ پرچے میں آنیوالی بشارتی مہم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا تھا کہ امسال بشارتی مہم کے لئے ماہ فروری میں دو ہفتے مقرر ہوئے ہیں یعنی فروری ۱۰ سے ۱۷ تک اور ۲۰ سے ۲۷ تک - ایک تو شہروں میں صرف کیا جائیگا اور دوسرا ہفتہ دیہات میں - اُمید ہے کہ ہر کلیسیا میں دعا اور اتحاد اور تن من دھن سے اس مبارک اور بیش قیمت موقعہ کے لئے کوششیں ہو رہی ہونگیں - خدا اپنے بندوں کو اس کام میں روح پاک کی برکتوں سے مالا مال کرے تاکہ اُس کی بزرگی اور جلال ظاہر ہو اور بہت سی روحیں خداوند کے پاس آکر ہمیشہ کی زندگی اور خوشی میں داخل ہوں -

ماہ دسمبر میں جو پریسبٹیرین کلیسیائے ہند کی جنرل اسمبلی ناگپور میں فراہم ہوئی تھی اُس کی کارروائیوں میں سے ایک کارروائی بشارتی مہم کی کمیٹی کی رپورٹ سماعت نا تھا - یہ رپورٹ بڑے شکریہ اور مسرت کیساتھ سنی اور قبول کی گئی - اس مدعا کو مد نظر رکھتے ہوئے پانچ ممبروں کی ایک کمیٹی مقرر ہوئی تاکہ اس بشارتی مہم کو چلانے کے لئے پریسبٹریوں اور مشنوں سے درخواست کرے کہ وہ کمیٹی اور اُس کے کام کی دعا - مل کر کام کرنے اور روپیہ سے حمایت کرے - امسال بشارتی مہم کے لئے ۹۰۰ روپیہ کا بجٹ تیار کیا گیا ہے - اور جو حسب دستور مناسب حصوں میں پریسبٹریوں سے وصول کیا جائیگا - اس کمیٹی کے ممبران یہ ہیں - پادری اے - جی

منگائیں۔ زیر ہیں (پادری ڈبلیو ولکی۔ براؤن۔ اے
ایل بوس سکوائر۔ کے۔ ایل رلارام سکوائر پادری
یوحن مسیح جو خزانچی ہیں۔ اور پادری سی۔ ایچ ڈیلی
بشارتی مہم کی اس نئی کمیٹی کے ایک جلسہ
میں یہ قرار پایا کہ اس بشارتی مہم میں تمام ممبران کو
شامل کیا جائے۔ اور کہ یہ کام اس وقت معینہ کے
بعد بھی جاری رہے۔ ساتھ ہی یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ
کہ بشارتی مہم کے ہفتہ سے پہلے ایک دعائیہ حلقہ
قائم کیا جائے۔ اور ایک بلیٹن شائع کیا جائے۔
اور کمیٹی کی رپورٹ کی ۵۰۰ کاپیاں طبع کیجائیں
جن کی قیمت دو پیسہ فی کاپی ہو۔ جنرل اسمبلی کا
یہ منشا ہے کہ یہ کام ایک مستقل مشنری تحریک بنجائے
جس میں ہندوستانی کلیسیا کو مسیحی خدمات میں اپنی
طاقتوں کو استعمال کرنے اور لیڈر ہونے کے کام کو
ترقی دینے کا موقعہ ملے۔ اس غرض سے جنرل
اسمبلی یہ سفارش کرتی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو
ریونلسٹک کمیٹیوں کے ممبران خاصکر ہندوستانی
پاسٹران یا مبشران ہوں تاکہ وہ اپنی حدود کے
اندر کلیسیاؤں کو اس کام کے لئے اُبھارتے رہیں۔

پادری آر۔ ایم۔ واعظ صاحب کہاں ہیں اور کیسے ہیں

کچھ عرصہ ہوا کہ ہمارے پیارے بھائی پادری صاحب
موسوم کی جانب سے ایک دعائیہ درخواست اپنی
کالموں میں شائع کی گئی تھی۔ کہ وہ بیمار ہیں اور
اُن کی صحت کے لئے کلیسیا ملکر دعا کرے۔ ہم بھی
دعا کرتے رہے اور کامل یقین ہے کہ کلیسیا بھی
اُن کے لئے دعا کرتی رہی اور کرتی ہوگی۔ یوں تو
ہمیں یقین ہے کہ وہ تاحال ہمارے درمیان زندہ
ہی ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ خدا نے اُن کو
پوری نہیں تو بھی صحت دی ہی ہوگی۔ بیشک ہمارا
یقین درست نکلے۔ اور اُمید ہے کہ ضرور درست نکلیگا
مگر ہمیں اسباب کا اشتیاق ہے کہ ہمارے اس
یقین کا ثبوت کوئی مہربان واقعات سے بہت جلد
ہم پہونچا دینگے۔ آپ کے بارے میں مدت ہوئی کہ
کچھ سُنا نہیں گیا۔ ہمارا ارادہ بہت دنوں سے تھا
کہ پادری صاحب کی بابت یہ استفسار کریں لیکن
اس اُمید سے ہم تاحال دریافت کرنے سے رُکے رہے
کہ شاید اُن کی نسبت آج خبر آتی ہے یا کل کچھ پتہ لگتا
ہے۔ لیکن کوئی خبر نہ آئی اور پھر نہ آئی۔ آخر جذبہ محبت
نے ہم کو تنگ کیا اور یہ چند سطور لکھنے پر ہم مجبور ہوگئے

مولوی ثناء اللہ صاحب کا مذہب

اس عنوان سے ایڈیٹر پیغام
پیغام صلح مورخہ ۳ فروری کے پرچے میں یوں تحریر
کرتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ باوجود اہل حدیث میں
داخل ہونے کے میرا اور میرے مخالفوں کا مشرب
یعنی طریق عمل الگ الگ ہے۔ نہیں مانتا ہوں کہ یہ
حضرات اپنے خیالات کے ماتحت اسلام کی خدمت
کر رہے ہیں۔ (بشرطیکہ کفر کی مشین بند کر دیں)
لیکن اہل علم سے مخفی نہیں کہ خود اہلحدیث میں بھی
دو قسم کے علما چلے آئے ہیں۔ ایک مفوضین ہیں
اور دوسرے اولین۔ ان دونوں کو ایک جامل کردینی
خدمت میں لگے ہوئے دیکھنا ہو تو امام بیہقی کی
کتاب الاسماء والصفات دیکھنی چاہیئے۔ چونکہ یہ
دونوں قسم کے علماء اہلحدیث ہی کے گروہ میں ہیں
اس لئے میں اعتقادی طور پر تو مفوضین (جو صفات
خداوندی میں تاویل نہیں کرتے) ان کے ساتھ
ہوں۔ یعنی میرا عقیدہ وہی ہے جو ان حضرات
کا ہے۔ لیکن چونکہ دوسرا گروہ بھی ہمارے ہی خانہ ان کی
ایک شاخ ہے۔ لہذا مناظرت میں اُن کی روش سے
کام لیتا ہوں۔ اس لئے میرا دعوےٰ ہے کہ میں
اپنی روش میں جملہ اہلحدیث یا جملہ اہل سنت سے باہر
نہیں ہوں۔" اہلحدیث یکم فروری سنہ ۱۹۱۸ء ص ۳"

اس پر پیغام صلح کی توشیح

اس پر ایڈیٹر صاحب پیغام صلح حسب
ذیل توشیح کرتے ہیں جس کے ساتھ ہمارا بھی اتفاق
ہے۔ وھوھذا

"کیا خوب! گویا مولوی صاحب کے لینے کے
بٹے اور ہیں اور دینے کے اور۔ جب وہ کسی سے
مناظرہ وغیرہ کرتے ہیں تو اس وقت ان کا اصل
مذاہب اور عقیدہ وہ نہیں ہوتا جس کو وہ بیان
کرتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے وہ کچھ پیش کرتے ہیں
اور اصل عقیدہ اُن کا کچھ اور ہوتا ہے۔ مانتے تو
وہ خدا کے اصل ہاتھ ہی ہیں۔ کتب اللہ
التوراۃ بیدہٖ کے متعلق اُن کا اصل ایمان یہی
ہے کہ خدا نے بھی تورات کو اسی طرح سے اپنے
ہاتھ سے لکھا جیسے مولوی صاحب اہلحدیث کے مضامین
لکھا کرتے ہیں لیکن جب اُسے مخالفوں کے سامنے
پیش کریں گے اُن کے اعتراضات کا جواب دینا ہوگا
تو وہاں اُن کا یہ اعتقاد کام نہیں دے سکتا۔۔۔
اس لئے وہاں اپنے اعتقاد کے خلاف کچھ اور تاویل
کرینگے۔ خواہ وہ اُن کے اپنے خیال میں کتنی ہی جھوٹی
اور بے بنیاد کیوں نہ ہو۔ یہ دورنگی اہلحدیث میں ممکن
ہے۔۔۔۔ لیکن اسلام نے اس قسم کا طریق عمل
رکھنے والوں کا جو نام رکھا ہے۔ وہ بھی مولوی
صاحب کو معلوم ہی ہے"۔

(اڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں)

مختصر حال مسنر ہالیڈے صاحبہ مرحومہ

مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۱۷ء ہمارے لئے نہایت افسوسناک دن چڑھا جس میں بزرگ میم صاحبہ یعنے مسنر ہالیڈے صاحبہ ہمارے درمیان سے رحلت فرما گئے ہیں۔ جوکہ اس جہان کی تکلیفات سے آرام فرما کر ملک جاودانی میں پہنچ گئی ہیں۔ اور اُن کا دفن مشن قبرستان سیالکوٹ میں ہوا۔ یہ امریکن یونائیٹڈ پریسبٹیرین مشن کے ایک پُرانے مشنریوں میں سے ایک مشنری لیڈی تھیں۔ بزرگ میم صاحبہ حقیقی مشنری اور نہایت خوش خلق تھیں۔ ہر ایک امیر و غریب کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ اور اُنہوں نے کبھی ترشروئی نہ دکھلائی۔ اس واسطے سب لوگ اُن کی جدائی کو افسوسناک معلوم کرتے ہیں۔ لیکن اس سے خوش بھی ہیں کہ وہ خداوند آسمانی باپ کے پاس ابدی آرام میں داخل ہو گئی ہیں۔

ڈاکٹر ہالیڈے و مسنر ہالیڈے صاحبہ کی پنجاب میں خدمت کا زیادہ حصہ شہروں اور دیہاتوں میں انجیلی بشارت دینے میں صرف ہوا۔ سوائے ایک مرتبہ کے جبکہ ڈاکٹر صاحب سی۔ ٹی۔ انسٹوٹیٹ سیالکوٹ میں مشن کی طرف سے منیجر مقرر ہوئے۔

اُن کی خدمت و مسیحی صفات کی نسبت چند باتیں مفصلہ ذیل ہیں۔

بشارتی کام انجیل مقدس کی بشارت دینے کے وسیلے صدہا غیر مسیحی زن و مرد بچے شہری و دیہاتی اُن کی معرفت خداوند کے پاک نام پر بپتسمہ پاکر اُس کی کلیسیا میں شامل ہوئے جن میں سے اکثر عورتوں نہ صرف عورتوں بلکہ بعض مردوں اور بہت بچوں کو بائبل کی اور خداوند یسوع نجات دہندہ کی واقفیت کرا کے اُن کو مسیح کے بھیڑخانہ میں داخل کرنے کا وسیلہ ٹھہریں۔ اور ایسی محبت کی لوگ آج تک اور تا زندگی شکرگذاری کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور میم صاحب مرحومہ اس خدمت کا اجر کلیسیا کے مالک سے ضرور حاصل کریں گی۔ چونکہ مجھے برسوں تک پنجاب کے مختلف اضلاع میں اس دیندار خاندان کیساتھ خدمت کرنے کا اتفاق ہوا۔ میں دیکھتا ہوں کہ خدا پرست میم صاحبہ کس طرح گھر کا اور اپنے عزیز بچوں کی خوراک و پوشاک و تعلیم کا انتظام کرتے۔ اور اس کے علاوہ ہمیشہ باہر کے بیماروں کو بھی یاد رکھتیں۔ اور اپنے پاس سے دوا دارو مُفت عطا کرتی تھیں۔ اور دورہ کے وقت گھر گھر جاکر عورتوں سے ملاقات کرتی اور کلام حق کو پیش کرتی تھیں۔ اور دورہ کی تکلیفات خصوصاً کھانے پینے کی بابت بہت اُٹھاتی رہیں۔ کیونکہ خدمت کا بہت سا حصہ بار کے جنگلی علاقہ میں گذرا جس طرف اچھے راستے نہیں ہیں۔ بہت جگہوں میں کنوؤں کا پانی نہیں ملتا۔ اور لاچار نہر کا خراب و گندہ پانی پینا پڑتا ہے۔ خاصکر ایسی جگہوں میں جبکہ نہر کی بندی ہو جاتی ہے تو ایسے تالابوں اور واٹر کوسوں سے پانی پینا پڑتا ہے۔ جہاں کہ حیوان و انسان عموماً اکٹھے پیتے ہیں۔ چنانچہ مجھے یاد ہے جبکہ میم صاحبہ مرحومہ کا ایک دفعہ کیمپ مارٹن پور میں تھا۔ اور اُس وقت تک کنواں نہیں لگا تھا۔ تو اُن کا ایک مصری بہشتی جو صاف پانی دُور جانے کی وجہ سے نہ لایا۔ بلکہ اُس تالاب سے بھر لایا جہاں کہ مویشی پانی پیتے تھے۔ وہ کچھ میلا اور گندہ بھی تھا۔ اور نا واقفی کی وجہ سے وہی پانی پینے کھانے میں استعمال ہوتا رہا۔ بہتوں کا خیال ہے کہ اُسی خراب پانی کے استعمال سے اُن کا عزیز فرزند . . . . جان جوکہ ماں باپ کا ایک ہی لختِ جگر تھا بیمار ہو کر اپنے عزیز والدین اور پیاری بہنوں کو زخم جدائی لگا گیا لیکن خداوند یسوع مسیح اپنی رحمت کی مرہم لگا کر اُن کو تسلی دیتا رہا۔ لیکن پھر بھی جب میم صاحبہ مرحومہ کو عزیز جان یاد آتا تھا یا کوئی اُس کی نسبت بات کرتا تھا تو اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے تھے۔ اور بعد ازاں آپ بھی بار ہی کے علاقہ میں خدمت کرتے ہوئے بیمار ہو کر آسمان میں جا بسے میم صاحبہ مرحومہ کی تعلیم سے جو لوگ مسیحی ہوئے تھے وہ ہمیشہ اُن کے ہر ایک بہتری کے کام میں مدد اور نیک صلاح و مشورہ دیتے تھے۔ یعنے اُن کی اور اُن کی اولاد کی دینی و درسی تعلیم کا فکر کرنا۔ ان کے بیٹیوں کو اپنی اولاد کی طرح جان کر اُن کی شادی و بیاہ کے اچھے و عمدہ انتظام کرتے تھے۔

دُعا یہ دیندار میم صاحبہ موثر دعا کرنے والی بھی تھیں۔ طول ہونے کی خاطر صرف ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔ کہ خانقاہ ڈوگراں کے علاقہ میں جب ڈاکٹر صاحب مشن سپرنٹنڈنٹ تھے تو وہاں موضع ڈیوڑھی چک نمبر ۱۵ میں ایک شخص جو بڑا بُت پرست اور پیر پرست تھا اور بے علم۔ جب خدا کی پاک روح اور کلام اللہ نے اُس کو قایل کیا اور مسیح خداوند پر ایمان لایا یہ شخص اُس گاؤں میں پہلا پھل تھا۔ پر اُس کی عورت بڑی سخت مزاج گویا عیسوی مذہب کی دشمن اور مسیحی مذہب اور اُس کے خادموں کو بہت بُرا بھلا کہتی تھی۔ اُس وقت میم صاحبہ امریکہ میں تھیں تو ڈاکٹر صاحب نے اس عورت کا حال میم صاحبہ کو امریکہ میں لکھا تو میم صاحبہ نے وہاں سے لکھا کہ میں خداوند سے اُس بہن کے لئے دعا کرونگی کہ خدا اُس کو نرم دل عنایت کرے اور وہ بھی آ جائے

خاوند کے ساتھ جلد مسیحی ہو جاوے۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد وہ عورت قایل ہو گئی۔ اور اُس نے مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا۔ اور پھر ولایت سے آکر میم صاحب نے اُس شخص کو رومن اُردو کا قاعدہ شروع کرایا۔ یہاں تک کہ وہ اوروں کو انجیل سنانے کے لایق ہوا اور ایک اور بدعادت اُس شخص میں تھی کہ وہ بھنگ (نشئی چیز) پیا کرتا تھا پس میم صاحب نے اُس کو ہدایت دیکر اُس بدعادت سے خلاصی دلوائی۔ اس وقت ابھی ٹمپرنس سوسائیٹوں کا چنداں زور شور نہ تھا۔ جب کہ میم صاحبہ نے ٹمپرنس کا کام دیہاتوں میں کیا تھا۔ اور وہ بہت اچھا دیندار مسیحی بن گیا ہے۔ اور اُس کی زندگی لائق نمونہ کے لئے ہے۔ یہ سب کچھ خدا کے فضل اور مسز ہالیڈے صاحب کی محنت کا نتیجہ ہوا۔

نیک سلوک کسی عقلمند نے ٹھیک کہا ہے کہ اگر کسی کی خوبی معلوم کرنی ہو تو اس کے نوکروں سے اُس کے پیچھے معلوم کرنی چاہیے۔ کیونکہ اگر کوئی آدمی برس یا دو برس کے بعد ملا تو ممکن ہے کہ اُس کے سامنے آدمی دینداری کی صورت دکھلاوے اور وہ آدمی ہرگز پوری حقیقت کو نہیں معلوم کرسکتا۔ لیکن وے لوگ جو رات دن کسی کے ساتھ رہتے اور کاروبار اور تعلقات رکھتے ہیں۔ اصلی حال اُن کو ٹھیک ٹھیک معلوم ہو جاتا ہے میم صاحب مرحومہ کے سب ماتحتی اور نیچ کے نوکر انکی تعریف کرتے ہیں۔ کیونکہ میم صاحب انکے دکھ و تکلیف میں بھی ہمدرد تھیں۔ اگر کوئی بیمار ہوتا اُس کی خبر لیتی اور اُس کا علاج و معالجہ کرتی تھیں۔ اور اگر ضرورت پڑتی تھی تو مریض کو اپنی گاڑی پر بٹھلا کر کسی لایق ڈاکٹر کے پاس لے جاتی تھیں۔

اور علاوہ اس کے اگر دودھ یا کھانے وغیرہ کی ضرورت پڑتی تھی تو خود اپنے گھر سے پہنچاتی تھیں

سکولی خدمت جب مسٹر و مسز ہالیڈے صاحب مشن کی طرف سے سی۔ بی۔ انسٹیٹیوٹ سیالکوٹ میں مقرر ہوئے۔ عموماً لڑکوں کی خوراک و تعلیم لڑکوں کی نہ صرف خوراک بلکہ کپڑوں کا بھی انتظام میم صاحب اپنے ہاتھ میں رکھتی تھیں۔ اور میں نے دیکھا کہ جب کبھی ڈاکٹر ہالیڈے صاحب کسی ضروری کام یا وجہ بیماری کے سکول سے غیر حاضر ہوتے تھے تو میم صاحبہ مرحومہ خود اُن کی جماعتوں کے پڑھانے کا کام سکول میں جا کر کیا کرتی تھیں۔ شاید کوئی اور میم صاحبہ اتنا کام نہ کرسکے پس اُن کی خدمت کا نمونہ بہنوں کی تقلید کا باعث ہے۔ جب سکول کی ڈسپنسری میں کوئی آدمی دوائی دینے والا نہ تھا تو لڑکے یاد کرتے ہیں کہ میم صاحبہ کس طرح جلاب پلاتی۔ آنکھوں میں محبت کے ساتھ دوائی ڈالتی تھیں اور بخار والوں کو کس طرح کونین عجیب ڈھنگوں سے کھلاتی تھیں۔ اور سر درد اور پیٹ درد والوں کا علاج کرنا زخمیوں کے اپنے ہاتھ سے زخم دھونے اور انکی مرہم پٹی کرتی تھیں ؛

چنانچہ جب میم صاحبہ کے فرلو (رخصت) کا وقت آیا تو اُستادوں اور لڑکوں نے مل کر اُن کی مادرانہ محبت کی خاطر ایک بڑا جلسہ کیا جس میں میم صاحبہ کو عمدہ عمدہ تحفے دیئے گئے۔ اور اُن کی تعریف میں ایک نیا گیت تیار کرکے اُس وقت گایا گیا جس کا پہلا نمبر ذیل میں درج کرتا ہوں

مبارک مسز ہالیڈے سے مبارک انکی خدمت ہو
کہ اُن کی منصبی کوشش زباں میری سے باہر ہے

آخر میں یہ کہے بغیر نہیں سکتا۔ کہ اگرچہ میم صاحبہ اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ لیکن تو بھی وہ مبارک خدمت و محبت و ہمدردی و نیک سلوکوں کے وسیلے سے زندہ ہیں۔ اور ہمارے درمیان ہیں۔ اب ہم خدا سے اُن کے پسماندگان کی خاطر دعا کرتے ہیں کہ خداوند ڈاکٹر ہالیڈے صاحب کو اور ان کے عزیزوں اور خصوصاً اُن کی پیاری بیٹیوں کو کامل صبر و تسلی کثرت سے عنایت فرماوے جن بیٹیوں نے اپنی عزیز والدہ کا موت کے وقت اُن کا مبارک چہرہ بسبب دور ملک کے نہ دیکھ سکیں۔

(پادری) اکتھومل پاسٹر کلیسیا سے مارٹین پور چک ۳۱
ضلع گوجرانوالہ۔

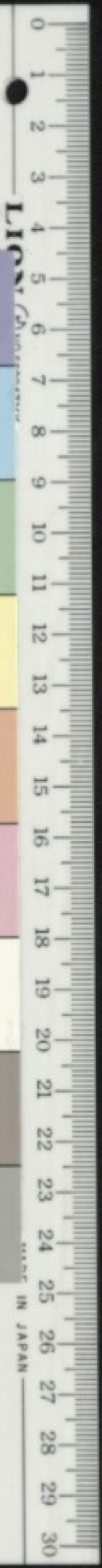
استفسار

بزرگوں اور عالموں اور مفسروں اور مورخوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ دانی ایل نبی کی کتاب کے ۷: ۲۵ میں کس شخص کی نسبت پیشین گوئی ہے اور نیز اس ساری آیت کی کیا تفسیر اور تشریح ہے۔ حرف خداوند یسوع اور کلام اللہ کی عزت کیخاطر جواب مطلوب ہے۔ زیادہ سلام فقط

خاکسار۔ این۔ ایم۔ واعظ۔

بشارتی مہم کا ہم سفر

خداوند یسوع المسیح کا آخری حکم ۱۹۱۸ء برس کا عرصہ گذرا کہ یہ حکم نافذ ہوا۔ اعمال ۱: ۴ کہ یروشلم سے باہر بغیر روح القدس حاصل کئے نہ جاؤ۔ اور پھر ۱: ۸ میں مرقوم ہو کہ جب تم روح القدس سے معمور ہو جاؤ گے تو تمہاری زندگی قوت والی اور حقیقی اور سچے گواہ کی زندگی ہوگی۔ اور تمہاری زندگی سے زندگی کی ندیاں جاری ہوں گی۔ آس پاس کی بنجر قطعات کو سیراب کرتے ہوئے دنیا کی حدوں تک پہونچ جاوے گی۔ ناظرین نور افشاں دو سال سے



زیادہ کا عرصہ ہوا کہ یہ چرچا ہند کی کلیسیاؤں میں جاری ہوا اور اس کے ساتھ ہی اعمال کی کتاب کا مطالع سمر سکولوں اور گرجاؤں کی عبادتوں میں شروع ہو گیا سچ مچ کامیابی کی چابی اعمال کی کتاب میں ہے اور وہ چابی پاک تثلیث تین اقنوم ایک خدا برحق جو تھا اور ہے اور رہیگا۔ اس کا تیسرا اقنوم مبارک **روح حق** ہے۔ جو باپ میں سے نکلتا اور خداوند یسوع کو ظاہر کرتا ہے اور ہماری کمزور اور لنگڑی زندگیوں کو زور آور اور عقاب کی طرح بال اور پر سے اڑنے والی اور ہرنوں کی طرح پہاڑوں میں چھلانگیں مارنے والی زندگی بنا دیتا ہے۔ پھر ہم پطرس کی طرح زور سے چلا کر کہینگے اعمال ۲: ۱۴ تب پطرس نے کھڑے ہو کر ان گیارہوں کے ساتھ آواز بلند کی اور کہا۔ یرمیاہ کی طرح گلا پھاڑ کر کہینگے اور خداوند کا کلام جو دو دھاری تلوار سے تیز تر ہے۔ روح حق اُس کو لیکر ہمارے منہ اور گلے اور ہاتھوں اور پاؤں اور جسم کی تمام قوتوں کو استعمال کریگا۔ اور یرمیاہ نبی کے ہم آواز ہو کر کہیں گے کہ تیرا کلام میرے دل میں جلتی آگ کی طرح تھا جو میری ہڈیوں میں چھپی ہوئی تھی۔ اور میں اپنے تئیں ضبط کرنے سے تھک گیا۔ اور سہہ نہ سکا یرمیاہ ۲۰: ۹ کا ½ حصہ ہند کے بہادر مسیحی سپاہیو۔ وقت آگیا۔ یہی فروری مہینہ ہے جس کو آپ دیکھ رہے تھے جس کے روحانی جنگ کے لئے دو برس سے متواتر قواعد سیکھا کرتے تھے۔ اور طرح طرح کی اُمنگیں پیدا ہوا کرتی تھیں کہ میں اس وقت فلاں طریقہ اور فلاں جلتا ہوا مضمون پیش کرونگا۔ میں ہند کو ضرور جیتوں گا۔ مجھ کو پورا یقین ہے کہ آپ اس دفعہ ایک عجیب کامیابی کو دکھائے بغیر نہ رہیں گے۔ لیکن میں اپنے سے اور آپ صاحبان سے دریافت کرتا ہوں کہ انجیل جلیل والا روح حق ہم کو ملگیا ہے۔ یا صرف لفظی چرچا ہے۔ کیا وہ ہماری زندگی کے ہر حصہ کا مالک کل بن چکا ہے کیا سچ مچ مذکورہ بالا شخص ہمارے اندر ہے۔ اور ہم کو نظر آتا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ساتھ ہوگا۔ گویا دوست کا کام کریگا وہ ہم میں ہوگا گویا دل کی صفائی کو قایم کرے گا۔ اور شیطان کو اندر نہ آنے دے گا۔ وہ ہم پر ہوگا گویا مالک کل اور ہم کو قوت دیگا۔ وہ ہم کو پولوس رسول کی طرح آسیا سے روکیگا۔ اور فلپی میں لیجاویگا تاکہ یورپ خداوند مسیح کا ہو جاوے۔ ہم نہیں جانتے کہ ہم کیا کیا کہیں گے اور کرینگے لیکن روح القدس ہم کو سب کچھ بتائے گا۔ اور ہم کو مُؤثر پر مُؤثر اور کامیابی پر کامیابی کے میدان میں دُنیا کو دوڑتے ہوئے نظر آئینگے۔ صاحبو روح حق کو حاصل کئے بغیر خدمت کو مت شروع کرنا۔ بدروحوں کو مت حکم دینا کہ فلاں میں سے نکلجاؤ۔ یاد رکھو سکیوا سردار کاہن کے لڑکوں کو وہ بیچارے لفظی اور نقلی طور سے صرف پیٹ بھرنے کی خاطر اور دُنیا میں نام حاصل کرنے کی خاطر یہ لفظ منہ سے نکالتے تھے کہ اے بدروحو اس میں سے نکل جاؤ۔ لیکن بدروحوں کا جواب کہ ہم خداوند یسوع کو جانتے اور پولوس کو بھی جانتے لیکن تم کون ہو اور پھر وے زخمی اور گھائل کئے جاتے۔ بشارتی مہم کا مقصد یہی ہے۔ کہ ہم روح القدس کے بھوکے اور پیاسے ہوویں۔ اور اس سے معمور اور بھرپور ہوویں۔ اور اُسی کے چلائے چلیں اور اُسی کے بلائے بولیں کاشکہ پہلا قدم اُٹھانے سے پہلے ہم اپنے کو جانچ لیں خداوند ہم کو یہ توفیق عطا فرماوے۔

دعاگو۔ احقر فقیر حقیر۔

سلامتی کا بشیر۔ چمن خاں مبارکپور ضلع انبالہ

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

پادری طالب الدین مرحوم

سی بی سکول

لڑکوں کی وہ زندگی جو سکولوں کی چار دیواری میں تعلیم کا زمانہ میں کٹتی ہے عموماً کسی خاص تعریف و توصیف کے قابل نہیں گنی جاتی مدرسوں میں لڑکے اپنی اپنی خصلتوں اور عادتوں کو بنانے والے اسباب و سامان کبھری ہوئی حالت میں گھروں سے ساتھ لایا کرتے ہیں جن کی کوئی خاص صورت و شکل نہیں ہوتی۔ استادوں کی تعلیم و تربیت اور اُن کی محنتیں اور مشقتیں ہی اُن کے کیرکٹرس کے جواہرات کو مرتب کیا کرتی ہیں اور اُنکی خصلتوں اور عادتوں کو بنایا کرتی ہیں۔ مگر مسٹر طالب الدین جب لودیانہ بورڈنگ سکول میں داخل ہوئے تو اگرچہ آپ کم عمر تھے تو بھی آپ ایک معین و مقرر خصلت و کیرکٹر کے ساتھ داخل ہوئے۔ آپ اپنی زندگی کے اعلےٰ مقصد سے آگاہ تھے۔ آپ اُسی وقت جانتے تھے کہ آپ کیا بننے کے لئے بورڈنگ سکول میں آئے ہیں۔ ابتدا ہی سے آپ کی نگاہ میں اپنی زندگی کا اعلےٰ مقصد ابھرا ہوا تھا جس تک پہنچنے کے لئے آپ نے تعلیم و تربیت پانی شروع کی تھی۔

بورڈنگ سکول کے لڑکے

۱۸۸۳ء میں آپ لودیانہ بورڈنگ سکول میں داخل ہوئے۔ اس وقت سکول میں جسیم و لحیم ڈاڑھی مونچھ والے لڑکے بورڈر تھے بیجا نہ آزادگی اور خوراک و پوشاک کی کثرت و خوشنمائی اس کمزور سے نوجوان پر عجیب طور پر اثر انداز تھی۔ کچھ دنوں تک آپ جوان لڑکوں کے

رعب سے خوب مرعوب رہتے۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں میں تمام لڑکوں پر آپ کی طبیعت خداداد کے جوہر ظاہر ہونے لگے تمام لڑکے رفتہ رفتہ آپ کو بھائی جی بھائی جی پکارنے لگے۔

مسٹر طالب الدین اور سکول میں حقہ

آپ کے عادات وجذبات بلاشبہ سکول لائف کے لئے نہایت موزوں اور موافق تھے۔ لیکن اگر آپ کی سکول لائف سے کسی امر میں ناموافقت تھی تو ایک تو اسبات میں تھی کہ آپ لڑکپن سے نازک طبع اور جسمانی طور سے کمزور تھے۔ ہر قسم کی ورزش سے آپ کو رغبت نہ تھی۔ دوسری ناموافق بات آپ میں حقہ پینے کی تھی جس کی سکول میں سخت ممانعت تھی۔ پہلی کمزوری سے رہائی پانے کے سکول کی زندگی میں آپ کو بڑے موقعے تھے۔ اور حقہ کشی سے نجات پانے کی بھی قوی صورت تھی۔ مگر نہ آپ نے کسی قسم کے کھیل سے محبت رکھی۔ اور نہ حقہ نوشی سے دست برداری کی۔

آپ کا کورا جن

مسٹر طالب الدین جب سکول مذکور میں داخل ہوا تو فوراً آپ کو حقہ سے علیحدگی کا خیال آیا۔ لاچار ہو کر پرنسپل سکول کے پاس جا موجود ہوئے اُن سے اپنا اور حقہ شریف کا رشتہ بیان کیا۔ صاحب موصوف نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ طالب! تم سکول میں حقہ نہیں پی سکتے تم کو حقہ چھوڑنا پڑیگا۔ یہ حکم سنتے ہی حضرت کے پاؤں کی گئی سخت پریشان ہوئے۔ نہایت دلیر ہو کر پرنسپل صاحب سے فرمانے لگے کہ صاحب! میں حقہ چھوڑ نہیں سکتا۔ بغیر حقہ کے میں رہ نہیں سکتا۔ میرا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ میرا پیٹ اپھر جاتا ہے

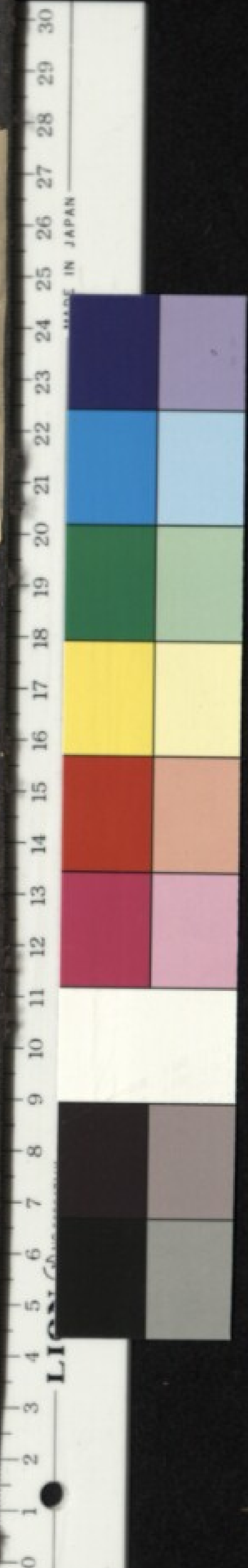
ہر چند صاحب نے ممانعت کی گردان کی۔ اور آپ کے ہاضمہ کے چورن کی تاثیر کو جھٹلایا۔ مگر آپ نے ایک نہ مانی خرگوش کی تین ٹانگیں یہ ہی اصرار کرتے رہے۔ آخرکار اس نتیجہ تک بھی پہنچ گئے کہ اگر آپ مجھے حقہ پینے کی اجازت نہ دو گے تو میں یہاں پڑا ہونگا ہی نہیں (حقہ اس وقت آپ کی نگاہ میں تمام علمی ڈگریوں کا سعادتمند بنا ہوا تھا) جب پادری یکوم صاحب نے مسٹر طالب کو حقہ پر بدرجہ اتم مصر پایا تو صاحب موصوف نے آپ کو حقہ پینے کی اس شرط پر اجازت دی کہ حقہ کو رفتہ رفتہ چھوڑ دیا جائے۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ حقہ آپ سے کبھی نہ چھوٹا مگر فوت ہو کر۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مسٹر یکوم دبے پاؤں گشت کرتے کرتے دھوبیوں کے چھپر پاس کھڑے ہو کر سننے لگے کہ اندر کیسی گڑگڑاہٹ ہو رہی ہے۔ اندر مسٹر طالب الدین صاحب نہایت بے فکری کے عالم میں حقہ بجا رہے تھے۔ صاحب کو شبہ ہوا کہ کوئی لڑکا حقہ پی رہا ہے۔ صاحب نے چھپر پر لاٹھی ماری۔ اندر سے مسٹر طالب الدین کہ چھپر پر سے کتا گذر رہا ہے۔ زور سے چلا کر کہنے لگا کہ اے کمبخت کتے دفعہ ہو۔ صاحب نے خاموشی سے چھپر میں اپنی چھڑی ڈال دی جسے مسٹر طالب الدین دیکھتے ہی باہر نکلا۔ دیکھا تو باہر بابا کھڑا ہے۔ سخت پریشان ہوا۔ مگر صاحب کو ساتھ لیکر کوٹھی کی طرف چلے گئے اور صاحب کو رخصت کر کے آرام کیا

سکول میں آپ کی شخصیت

سکول مذکور میں آپ کی حیثیت ابتدا میں محض ایک طالب العلم کی تھی۔ مگر آپ کی صورت وشکل اور خصلت دیکھکر [illegible] بہت جلدی آپ کو دیگر طلبائے سکول میں امتیاز بخش دیا۔ تمام معلم اور ہیڈ ماسٹر آپ کو نظر عنایت سے دیکھنے لگے اور آپ کے ذہن وفہم کی داد دینے لگے۔ اس کا فوری جواب اپنے استادوں اور پادری یکوم صاحب کی جانب سے آپ کو یہ ملا کہ آپ ہوس ماسٹر مقرر ہو گئے۔ جس کے لئے آپ کو مبلغ آٹھ یا دس روپیہ ماہوار ملنے لگے۔ یوں آپ نے اپنی تعلیم کا خرچ بھی اپنے اوپر اٹھا لیا۔ ہوس ماسٹر بنکر آپ تمام طلبائے سکول کے بلکہ بعض استادوں کے ہیڈ ماسٹر اور پرنسپل کے روبرو ترجمان بن گئے۔ اس خدمت سے تمام سکول کے طلبا پر بلکہ ہندو مسلمان استادوں پر آپ کا اثر قائم ہو گیا۔ ہیڈ ماسٹر اور پرنسپل صاحب آپ کو لڑکوں کے لئے اپنا ترجمان سمجھا کرتے تھے۔ عموماً سکول کے انتظام کے لئے جو جو حکم واحکام پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر صاحب وقتاً فوقتاً جاری کیا کرتے تھے اُن کا ترجمہ کر کے آپ ہی سنایا کرتے تھے۔

ہوس ماسٹری نے آپ کی شخصیت میں وہ اعلیٰ وصف بنایا جو مرحوم کی زندگی میں نہایت ابھرا ہوا تھا۔ وہ وصف یہ تھا کہ وہ اپنی اور اپنی بات کی عزت کروانا جانتا تھا۔ اس وصف کو مرحوم کی کمزوری کہو یا شہ زوری مگر اس میں کلام نہیں کہ وہ جس بات کو درست سمجھ کر کسی کو کہہ دیتا تھا۔ اُس کو منوانے پر اپنا تمام زور اور اپنی تمام طاقت خرچ کرنے پر ہمیشہ آمادہ ہوتا تھا۔ اُس کے دوستوں کو اُسے اپنی بات سے ہٹانے میں ہمیشہ سخت مشکل نظر آیا کرتی تھی اور تعجب اسبات میں ہے کہ وہ عموماً اپنی بات منوا لیا کرتا تھا۔ اور اپنے مخالف پر رعد وبرق کی طرح گرجا کرتا تھا۔ جب اپنے مخالف کو تابع کر لیتا تو پھر منتیں کر کے سر چڑھا لیتا اور اگر خیال



میں آنا کہ مجھ سے زیادتی ہوئی ہے تو اُس کے پاس جاکر رو رو کر معافی مانگا کرتا۔ اُس کے گلے میں ہاتھ ڈال کر بچوں کی طرح رویا کرتا تھا جب تک معافی حاصل نہ کرتا اس کے لئے کھانا پینا حرام ہوجاتا تھا۔ ہمارے خیال میں آپ کی زندگی کا یہ اعلیٰ وصف بہت درجہ تک ہوس ماسٹری کے اختیار و اقتدار سے پیدا ہوا تھا۔

سکول میں اس وقت عموماً لڑکے بڑی عمر کے ہوتے تھے وہ طرح طرح کی شرارتیں کیا کرتے تھے زورآور لڑکے کمزوروں کو خوب زد و کوب کرتے رہتے تھے۔ کمزور لڑکوں کی پشت و پناہ بھائی جی تھے۔ بھائی جی کا معمول تھا کہ کمزوروں کی شکایتیں سُن کر اور زورآور قصوروار کو اپنے پاس بلاکر اُن سے کمزوروں کو حق دلوائیں۔ بار بار دیکھا گیا کہ جوان و جسیم لڑکے چھوٹے سے اور کمزور سے بھائی جی کے روبرو ہاتھ باندھے کانپ رہے ہیں۔ اور آپ چھڑی سمجھاتے ہوئے اُس کے روبرو شیر کی طرح گرج رہے ہیں زبردست بھائی جی کے روبرو اپنے قصور کا اقرار کرکے معافی حاصل کر رہے ہیں اور گستاخی پر لال پیلے ہو ہوکر اُن کو پیار کر رہے ہیں۔ ہم کو ایک بات خوب یاد ہے کہ تمام لڑکے بھائی جی کو دل سے پیار کیا کرتے تھے۔ اُن کے تمام مقدمات کے فیصلوں کا چیف کورٹ بھائی جی کی کچہری تھی۔

سکول میں ۷۵ روپیہ کا انعام

سکول لائیف میں اکثر لڑکے قیمتی موقعوں کو محنت سے بچنے کے لئے یونہیں ضایع کردیا کرتے ہیں۔ مگر مسٹر طالب الدین ایسے موقعوں کی تلاش میں رہا کرتے تھے۔ اپنی معمولی تعلیم اور اپنے معمولی کام کو کرتے ہوئے لیک میموریل امتحان کا اعلیٰ انعام حاصل کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے یہ انعام بھی حاصل کیا اور یہ انعام مبلغ ۷۵ کا تھا۔ اس روپیہ سے آپ نے کبھی آپ نے اپنی ذاتی ضرورت رفع نہ فرمائی۔ بلکہ اُسے اپنے بوڑھے باپ کی مدد کے لئے پرنسپل صاحب کے پاس رکھوا دیا اور اُس روپیہ سے آپ نے والد ماجد کی مبلغ چار روپیہ ماہوار سے امداد فرمائی۔ آپ نے اپنے والدین کے لئے جو کچھ سکول لائیف میں کیا وہ اپنی ہی محنت و مشقت سے کیا۔ اُسے زندگی بھر اس بات کا فخر رہا کہ مجھے اپنی اور اپنے اقاربوں کی ضرورتیں رفع کرنے میں کسی کا محتاج نہیں ہونا پڑا۔ وہ اپنے کسی دوست کا بار خاطر نہ تھا۔

وعظ و نصیحت کا کام

اس کام کی طرف آپ کی توجہ یوں منعطف ہوئی کہ بٹالہ اور لودیانہ سکول میں لیک میموریل امتحان میں کامیابیاں حاصل کرکے آپ کو کلام اللہ کی واقفیت کا اچھا خاصہ اعتقاد ہوگیا۔ بورڈنگ سکول میں پریر میٹنگ ہوا کرتی تھی جسے ہیڈ ماسٹر اور پرنسپل صاحب باری باری کیا کرتے تھے۔ اعلیٰ امتحان پاس کرنے بعد دونوں بزرگوں کی توجہ مسٹر طالب الدین کی طرف پھری وہ اپنی ضرورت کے وقت مسٹر طالب الدین کو پریر میٹنگ دینے لگے۔ یوں آپ کو سکول لائیف میں خداوند کا وعظ کہنے کا وقت ملا اور آپ نے لاریب اپنی تقریروں سے اپنے سامعین کو ہمیشہ فائدہ پہنچایا اور تمام لڑکے بلکہ اُستاد بھی اس فن میں آپ کی تعریف کیا کرتے تھے۔

اس کے سوا پادری گکوم صاحب اردو نہ جانتے تھے۔ وہ اکثر اپنے وعظ و مضامین انگریزی میں لکھا کرتے اور مسٹر طالب الدین سے ان کا اردو میں ترجمہ کروا کر نور افشاں میں شایع کروایا کرتے تھے۔ اس طرح سے آپ کو مضمون آرائی میں بڑی مدد ملتی تھی۔

کتب بینی کا شوق

بورڈنگ سکول میں ایک لائبریری تھی۔ جس میں کئی سوتی کتابیں انگریزی زبان کی تھیں بلا مبالغہ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اُن میں سے ایک کتاب نہ چھوڑی تھی جسے مسٹر طالب الدین نے پڑھا نہ ہو۔ (باقی آئندہ) غلام مسیح



اشتہار

لیک میموریل سکرپچر پرائز کا آئندہ امتحان ۲۵ فروری کو ہوگا۔ امیدوار اپنے اپنے نام ۱۰ فروری تک پادری ٹی بمفرڈ صاحب کے پاس پشاور میں بھیج دیں۔ یہ بھی واضح طور پر بتا دینا چاہیے کہ اُمیدوار سینیر ہے یا جونیر۔ اور کیا وہ مسیحی ہے یا غیر مسیحی۔

(پادری) ٹی۔ بمفرڈ۔ از پشاور۔

سہارنپور کنونشن

سہارنپور کنونشن ۲۲ سے ۲۹ اپریل ۱۹۱۸ء میں ہوگی۔ کنونشن کا مضمون یہ ہوگا۔ کلیسیائے ہند کے بڑے ریوائیول کی ضرورت ہے۔

دوسری اطلاعیں بعد میں شایع ہوں گی +

المشتہر: مس۔ اے۔ ای مورس
سکرٹری کنونشن کمیٹی سہارنپور۔

بہت جلد ضرورت ہے

اگر کسی صاحب کو ایک ہمارے لائق مسیحی نوجوان کی جو ابھی بصرہ سے واپس آیا ہے۔ اور جس نے مدرس۔ لوکل پریچر۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ماسٹر۔ کرکٹ منیجر۔ بورڈنگ ماسٹر۔ منشی۔ ایجنٹ۔ کلرک۔ مدیر گارڈ اور ہیڈ ماسٹر (ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول) کی خدمات کی ہوئی ہیں۔ خدمت گزاری منظور ہو تو اس ہر فن مولا۔ ہمہ دانی شاعر کی بابت جونیئر جونیئر ٹرینڈ ورنیکولر ٹیچر۔ لوکل پریچر۔ پاس ہے مسٹر ایل۔ سی۔ پارل منیجر دیوان رتن چند گارڈن لاہور سے خط و کتابت کریں۔

دمہ کا شرطیہ علاج

بہت لوگ کہتے ہیں کہ دمہ دم کیساتھ جاتا ہے۔ پر آپ ذرا شک نہ کریں۔ دمہ کا شرطیہ علاج میرے پاس ہے جس وقت دورہ ہوا ہوا اور دم گھٹ کر جان نکلنے کی دیر ہو تو اسی دوا کی دو خوراک کھا لیجئے۔ اور خدا کا شکر کیجئے۔ قیمت فی شیشی صرف ۸ عہ

خوش ذائقہ گولیاں

جو معدہ چورن کا کام دیتی ہیں قبض دائمی کو دور کرتی ہیں۔ ہاضم طعام اور مخرج ریح ہیں قیمت ایک ڈبیہ ۱۰۰ گولیوں کی ۸ر

مرہم واسطے بواسیر

صرف ایک ہفتہ کے استعمال سے مسے سوکھ کر گر جاتے ہیں اور پھر کبھی نہیں ہوتی قیمت ۱؎

المشتہر۔ ڈاکٹر اے۔ این۔ اوسبیڈ ایم
ڈاکخانہ لکھن پور۔ سرگجہ سی۔ پی

نور افشاں کی توسیع اشاعت میں کوشش کیجئے

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۸ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بہتر ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک ماہواری فی طالب علم للعہ فیس جماعت ماہواری فی طالب علم ۳ سرکاری شرح متفرقات قیمت کتب و سٹیشنری علاوہ حصہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن سکولوں میں حاضر ہوتے ہیں سکول ہذا میں قسم قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن بکشا کروزل کیرم وغیرہ بھی تیار ہو سکتے ہیں۔ کروکرونل فی عہ سے عہ تک جن بکشا عہ سے ۵ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق وسیع اور عمدہ دار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور رہنے کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برآں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلے تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر۔ پرنسپل بیرنگ ہائی سکول
بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔

باغ دل

ایڈیٹر مسز محمان اسمعیل حنا

چندہ سالانہ ۸ر گر ۲؎ زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاوین تو ۸ سکا فی کاپی ہو۔ المشتہر۔ پادری ای۔ ایم ویری ٹو۔ ڈی منیجر لودھیانہ

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو اور پنجابی زبانوں میں امریکن ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اینڈ فارن سوسائٹی کی طرف سے شایع ہوتی ہیں فہرست کتب کے لئے درخواست بھیجو منیجر پادری ای۔ ایم ویری صاحب۔ لودیانہ پنجاب۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ جس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں۔ کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ر سے ۱؎ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ...... ۲؎
ہندوستان و پنجاب سے ...... ۱؎
غیر ممالک سے ...... ۱۴؎

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ۱/۸ حصہ	۱۲ر	۱؎	۲عہ
چوتھائی کالم	۱؎	۲عہ	۳عہ
نصف کالم	۲عہ	۳عہ	۵عہ
پورا کالم	۳عہ	۵عہ	۸عہ
ہر صفحہ	۵عہ	۸عہ	۱۵عہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۳ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا۔

قیمت اخبار و اشتہار پیشگی لی جاوے گی۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا